REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۳۱

جلد ۴۷/۱۲ ۶ نبوت ۱۳۳۷ ھش ۶ نومبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ محسوس کرتے رہتے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مجلس انصار اللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

دوست چندہ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا کہ ہم یورپ کے ہر ملک میں مساجد تعمیر کر سکیں اور دنیا کا چپہ چپہ اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھے

انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ مالی قربانیوں کے علاوہ ذکر الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور دیں اور اپنی اولاد میں بھی اس کا شغف پیدا کریں

رویا و کشوف اور الہام الٰہی ہی وہ نعمت ہے جس پر روحانی جماعتوں کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔

فرمودہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ تقریر ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ سے

دو باتیں کہنی چاہتا ہوں

ایک تو میں اس بارہ میں آپ سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض کی طرف توجہ کریں آپ کا نام انصار اللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا زمانہ جوانی اور امنگ کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ وہ خدمت خلق کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو۔ تو اپنی ملازمت میں ترقی حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایہ سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔

پس آپ کا نام

انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے

کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادتیں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تا آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی

نماز اور ذکر الٰہی

کی طرف توجہ دلاتے رہیں جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے اور لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے۔ اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کلام الٰہی ان پر نازل ہوتا رہے۔ اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی آواز سنکر اسے لوگوں تک پہونچاتے ہیں۔ اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے۔ اور لوگ خدا تعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت قومیں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی

ذکر الٰہی کی تلقین

کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو تو ڈرنا نہیں چاہیئے اسے اخبار میں اشاعت کے لئے بھیج دینا چاہیئے اصل میں تو یہ انبیاء کا ہی کام ہوتا ہے کہ وہ اپنی رویا و کشوف کو شائع کریں۔ لیکن انبیاء اور غیر انبیاء میں یہ فرق ہوتا ہے کہ انبیاء میں تحدی پائی جاتی ہے۔ اور غیر انبیاء میں تحدی نہیں پائی جاتی۔ غیر انبیاء کے لئے یہی حکم ہے۔ کہ وہ انکسار کے مقام کو قائم رکھیں۔ اور بے شک خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کی جو بارش ان پر نازل ہو۔ اس کا لوگوں کے سامنے ذکر کریں۔ لیکن لوگوں کو یہ نہ کہیں کہ تم ہماری بات ضرور مانو۔ نبی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری باتیں مانو نہیں تو تمہیں سزا ملیگی لیکن غیر نبی کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ ایمان کی زیادتی کے لئے خواب بیان کر دیتا ہے۔ لیکن وہ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ تم میری بات ضرور مانو۔ وہ سمجھتا ہے کہ جب میں غیر نبی ہوں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نے میری بات کسی سے منوانی ہے۔ تو وہ خود اس کے لئے کوئی صورت پیدا کر دیگا مجھے اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں لیکن نبی اپنا حق سمجھتا ہے کہ وہ اس پر زور دے کیونکہ وہ یقین رکھتا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

کہ خدا تعالیٰ اس سے ایسے رنگ میں کلام کرتا ہے جس رنگ میں وہ کسی اور سے نہیں کرتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص میری بات نہیں مانے گا۔ تو اس کو سزا ملے گی اور اسی وجہ سے وہ تحدی کرتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ پس جس شخص کو کوئی رؤیا یا کشف ہو۔ اسے وہ کشف یا رؤیا اخبار میں چھپوانے کے لئے بھجوا دینا چاہیئے۔ آگے الفضل والوں کا کام ہے کہ وہ اسے شائع کریں یا نہ کریں۔

یہ بھی غلط طریق ہے

کہ بعض لوگ مجھے کہہ دیتے ہیں کہ الفضل ہمارا مضمون شائع نہیں کرتا۔ وہ بیشک نہ چھاپے تم چپ کر رہو۔ کیونکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں کہ وہ چھپے۔ لیکن اس میں خود الفضل والوں کا اپنا فائدہ بھی ہے کیونکہ اس سے جماعت کے اندر ایک بیداری پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہوتا ہے۔ اور وہ شائع ہو جاتا ہے۔ تو دوسروں کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم توجہ کریں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں بھی کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہو جائیگا۔ اس طرح

الفضل سلسلہ کی ایک خدمت

کرے گا۔ وہ جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی ذمہ واری ادا نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ خود گرفت کرے گا۔ آپ لوگوں کا صرف اتنا کام ہے کہ آپ اسے اس طرف توجہ دلائیں۔ لیکن اگر الفضل نہ چھاپے تو پھر اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اور اصرار نہ کریں کہ الفضل ہماری خواب شائع کرے ایڈیٹر آزاد ہوتا ہے اس کی مرضی ہے کہ کوئی چیز شائع کرے یا نہ کرے اگر وہ اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ خود اس سے سمجھ لے گا۔ آپ اس پر داروغہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ تم ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہو۔ پھر تم داروغہ کہلانے والے کہاں سے آ گئے۔ بہرحال آپ انصار اللہ کے مقام کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور

انصار اللہ کے معنے یہی ہیں

کہ وہ روپیہ سے بھی دین کی خدمت کریں۔ اور روحانی طور پر بھی دین کی خدمت کریں

میں نے بتایا ہے کہ روحانی طور پر دین کی خدمت یہی ہے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر اس کی طرف سے بارش کا کوئی چھینٹا آپ پر بھی پڑ جائے تو ان چھینٹوں کو لوگوں تک بھی پہنچائیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وحی تو الگ رہی خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر چیز کی قدر کرتے تھے۔ ایک دفعہ بارش ہوئی تو آپ باہر نکل آئے۔ اور اپنی زبان باہر نکال لی۔ اس پر بارش کا ایک قطرہ پڑا۔ تو آپ نے فرمایا۔

یہ خدا کی رحمت کا تازہ نشان ہے

تو قرآن کریم تو الگ رہا۔ آپ نے بارش کے ایک قطرہ کو بھی خدا تعالیٰ کا تازہ نشان قرار دیا۔ اب اگر کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہو جاتا ہے۔ کہ اسے کوئی کشف ہو جاتا ہے۔ یا کوئی الہام ہو جاتا ہے۔ تو وہ تو یقینی طور پر خدا تعالیٰ کا تازہ نشان ہے۔ پھر وہ تحدیث نعمت کیوں نہ کرے۔ تحدیث نعمت بھی خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا ایک طریق ہے۔

دوسری بات

میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ اب تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا وقت آگیا ہے ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے۔ اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک کی ایکسچینج کی حالت پوری طرح مضبوط نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل کرتا رہا ہے اور ہمارے کام چلتے رہے ہیں کیونکہ ہماری باہر کی بعض جماعتیں اب مضبوط ہو گئی ہیں۔ مثلاً افریقہ کی جماعتیں وغیرہ اور وہ پاکستان کے قوانین کے ماتحت نہیں۔ اس لئے ان لوگوں نے مساجد کی خاطر جو جماعت کو پونڈ اور ڈالر دیئے ہیں۔ ان سے کسی حد تک کام چلتا رہا ہے۔ مگر وہ جماعتیں ابھی کم ہیں۔ وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔ ان کا بوجھ بٹانے کا طریق یہی ہے کہ یہاں کا بوجھ یہاں کی جماعتیں اٹھا لیں۔ اور ان کو اس بوجھ سے فارغ کر دیا جائے۔ تا کہ وہ

غیر ملکوں میں مسجدیں بنائیں

امریکہ میں عام طور پر حبشی لوگ مسلمان ہیں اور حبشیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی سمجھ کم ہوتی ہے۔ لیکن امریکہ میں ایک مسجد بنی ہے جس کے لئے ایک حبشی مرد اور اس کی بیوی نے اپنا مکان اور جائداد وقف کر دی تھی۔ اور پھر انہوں نے کچھ اور روپیہ بھی دیا۔ اسی طرح کچھ چندہ دوسرے لوگوں نے بھی دیا۔ بہرحال وہ مسجد بن گئی ہے۔ اگر امریکہ کے حبشی لوگ جو اسلام سے

بہت دور رہے ہیں۔ اور اب قریب قریب ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اتنی توفیق مل گئی ہے کہ وہ مساجد کے لئے اپنی جائدادیں وقف کر دیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جو پرانے مسلمان چلے آتے ہیں۔ وہ یہ کام نہ کریں۔ مغربی افریقہ میں بھی روپیہ بہت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہمارے کچھ چیفس ایسے ہیں۔ جن کی زمینوں میں ہیروں اور سونے کی کانیں نکل آئی ہیں۔ اور ہزاروں ہزار پونڈ انہیں بطور نفع مل جاتا ہے۔ اگر ہمارے مبلغ ان میں تحریک جاری رکھیں۔ اور وہ

مساجد بنانے کی ذمہ واری

اپنے اوپر لے لیں یا کم سے کم دو دو تین تین مسجدیں مشرقی اور مغربی افریقہ والے بنا دیں تو پاکستان کی پونڈ جمع کرنے کی دقت دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان ملکوں میں پونڈ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں پونڈ کثرت سے نہیں پایا جاتا ہمارے ملک کی جو چیزیں ہیں ان کے بیچنے کے لئے انہیں دوسری قوموں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے مگر بعض غیر ملکوں میں جنھیں پونڈ پایا جاتا ہے ایسی چیزیں ہیں جن کا کوئی مقابلہ نہیں مثلاً

مغربی افریقہ میں

سارا پونڈ ہیروں اور سونے کے ذریعہ سے آتا ہے۔ اور ہیروں اور سونے میں کوئی اور قوم ان کا مقابلہ نہیں کرتی۔ اس لئے لازماً ان کے پاس بہت سا پونڈ بچ جاتا ہے۔ اور اس سے ہماری مدد ہو سکتی ہے۔ پھر ہماری جماعت نیپال میں بھی پیدا ہو گئی ہے اور ترقی کر رہی ہے

اگرچہ وہ ترقی آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ لیکن بہرحال ہو رہی ہے۔ پچھلے سال وہاں سے بیعت کا ایک خط آیا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ گھر میں پڑا رہا۔ میں تو بیماری کی وجہ سے خط نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے وہ کہیں پڑا رہا۔ اب کے وہ خط نکلا تو معلوم ہوا کہ وہ بیعت ایک گورنر کی تھی۔ مگر ادھر خط ملا۔ اور ادھر معلوم ہوا کہ وہ بے چارا قتل بھی ہو گیا ہے اب اس کے خط ملنے کا یہی فائدہ ہوا ہے کہ وکیل التبشیر نے لکھا ہے کہ ہم اس کے بیوی بچوں کو ہمدردی کا خط لکھ دیتے ہیں پہلے ہم سمجھتے تھے کہ گورنر کہاں سے آگیا کوئی ڈپٹی کمشنر ہوگا۔ مگر اب وہاں سے جو طالب علم آیا ہوا ہے اس نے لکھا ہے کہ ہمارے ہاں بڑے بڑے جزیرے ہیں۔ ان جزیروں پر گورنر مقرر ہوتا ہے ڈپٹی کمشنر نہیں ہوتا۔ اس نے بتایا کہ بیعت کا خط لکھنے والا گورنر ہی تھا۔ مگر وہ تو اب شہید ہو گیا ہے۔ اب اس کی جگہ

ایک نائب گورنر نے بیعت کر لی ہے

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو امریکہ اور فلپائن وغیرہ علاقوں میں جماعت کو اور بھی ترقی ہو جائے گی۔ اور اس طرح ڈالر کی آسانی ہو جائے گی۔ امریکہ میں تبلیغ کا یہ اثر بھی ہے۔ کہ دوسرے کئی ملکوں میں بھی ہماری تبلیغ کا اچھا اثر پڑ رہا ہے چنانچہ مولوی نور الحق صاحب انور جو حال ہی میں امریکہ سے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مصر کا جو وائس قونصل تھا اسکے جبڑے میں درد تھی اسنے امریکہ دوا کے لئے خط لکھا تھا۔ لیکن اسکو اسکا جواب نہیں پہنچا۔ جیسے دفتر والوں سے خط نکالنے کیلئے کہا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کیلئے ۱۱,۱۰۰ روپیہ کا گرانقدر وعدہ

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل رشک نمونہ اور دیگر مخلصین جماعت کیطرف سے اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنیکا ایمان افروز نظارہ

عصر کے وقت تک دفتر تحریک جدید میں اکاسی ہزار روپے کے وعدے پہنچ گئے

تحریک جدید کے نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۱,۱۰۰ روپیہ اور حضور کے ایک حرم حضرت سیدہ ام متین سلمہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲۱ روپیہ کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی نے ۶۵۱۱۵ روپیہ کے وعدے پیش کر کے سبقت لے جانے کا قابل رشک نمونہ قائم کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نماز عصر تک یعنی اعلان کے ہوتے ہی چند گھنٹوں کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل اکاسی ہزار روپیہ کے وعدے جمع ہو گئے۔ جو گذشتہ سال کی نسبت پہلے دن کے وعدوں سے قریباً چوہتر ہزار روپیہ زائد ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ وعدوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تو انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں وہ خط نہیں ملا لیکن اب پرسوں یا اترسوں اس کا دوسرا خط آیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ غالباً میرا پہلا خط نہیں پہنچا۔ اب میں دوسرا خط لکھ رہا ہوں۔ میرے جبڑے میں درد ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ (انصار اللہ کے جلسہ کے بعد مولوی نورالحق صاحب انور ملے تو انہوں نے بتایا کہ اب اس کے جبڑے کو آرام آ چکا ہے۔ بلکہ میرے یہاں آنے سے بھی پہلے اسے آرام آ چکا تھا۔ اس لئے یہ خط پہلے کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے) انور صاحب نے یہ بھی بتایا کہ وہ کرنل ناصر کا بچپن کا دوست ہے اور اس پر بہت اثر رکھتا ہے۔ یہ امریکہ میں

تبلیغ کا ہی اثر ہے

ہم امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں تو مصری اور شامی بھی متاثر ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہی جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور اس طرح قدرتی طور پر انہیں ہماری جماعت کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلی شامی حکومت کی سختیوں کی وجہ سے ہمارے مبلغ

منیر الحصنی صاحب کا خط

آیا تھا کہ اس نے ہماری جماعت کے بعض اوقاف میں دخل اندازی کی تھی۔ لیکن اب انہوں نے لکھا ہے کہ جو نئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ ان میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے ان کے مطابق میں دوبارہ نالش کرنے لگا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ یدعون لک ابدال الشام۔ ابدال شام تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ شام میں جماعت پھیلے گی۔ پس دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ وہاں جماعت کے لئے سہولت پیدا کرے اور وہاں جماعت کو کثرت کے ساتھ پھیلائے تا ابدال شام پیدا ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہیں نہیں "یدعون لک" کے یہی معنے ہیں کہ وہ جماعت کے لئے دعائیں کریں گے۔ اور ابدال نام بتاتا ہے کہ ان کی دعائیں سنی جائیں گی۔

ابدال کے معنے ہیں

کہ ان کے اندر بڑی عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب ہو جائیں گے۔ پس اس کے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے کہ شام میں جو مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور کرے۔

وہاں مضبوط جماعت پیدا ہو۔ اور ایسے ابدال پیدا ہوں جو رات دن اسلام اور احمدیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ ہمیں پونڈ مہیا کرنے میں شام کا بھی بڑا دخل ہے۔ شام میں بھی ڈالر اور پونڈ کا زیادہ رواج ہے۔ اور وہاں سے ہمیں کچھ مدد مل جاتی ہے بہرحال اگر سعودی عرب میں جماعت پھیلے اسی طرح امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور فلپائن میں ہماری جماعت پھیلے۔ تو ڈالر مل سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مشرقی اور مغربی افریقہ اور انگلینڈ میں جماعت پھیلے۔ تو پونڈ جمع ہو جاتا ہے۔ یہ پونڈ اور ڈالر ہمیں اپنے لئے نہیں چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے گھر کی تعمیر کے لئے ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ پس

دعائیں کرتے رہیں

کہ خدا تعالیٰ ان ممالک میں جماعتیں قائم کرے اور ان میں ایسا اخلاص پیدا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر سارے ممالک میں بنائیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور جو ملک اب تک تثلیث کے پھیلانے کی وجہ سے بدنام تھا وہ اب اپنے گوشہ گوشہ سے یہ آواز بلند کرے کہ مسیح تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ

دین اسلام کی بڑی بھاری فتح ہے

اور ہمارے لئے بھی یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے حصول کا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص تو وہاں تبلیغ کے لئے جا نہیں سکتا۔ چند مبلغ گئے ہوئے ہیں۔ باقی لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ ان کی روپیہ سے مدد کریں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا فضل چاہیں تاکہ وہ ان پر اپنے فرشتے اتارے۔ اور ان کی باتوں میں اثر پیدا کرے۔ ہمارا ایک طالب علم جرمن گیا ہوا تھا۔ اس کا کل ہی ایک خط آیا ہے کہ ایک پادری کی بیٹی میرے زیر تبلیغ تھی۔ جو بہت حد تک احمدیت کی طرف مائل ہو گئی ہے۔ لیکن اسے باپ سے ڈر ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کرے۔ کیونکہ وہ پادری ہے۔ میں نے لکھا ہے کہ پادری تو بہت مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس لڑکی کو سمجھاؤ کہ وہ ہماری کتابیں پڑھے اور اپنے باپ کو بھی سمجھائے۔ وہ بھی انشاء اللہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس وقت تک یورپ میں

دو پادری مسلمان ہو چکے ہیں

اب اگر یہ احمدی ہو گیا تو تین ہو جائیں گے ایک شخص جو باقاعدہ پادری تو نہیں۔ لیکن اس نے پادری کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ

انگلینڈ میں احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ اس کا باپ یہودی مذہب کا عالم تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے ذکر کیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھے تو اسلام سچا نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر تمہیں سچا نظر آئے تو میں تمہیں روکتا نہیں تم بے شک اسلام قبول کر لو۔ جن لوگوں کے دلوں میں سچائی کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ خود اسلام قبول نہ کریں تو اپنی اولادوں کو اس کے قبول کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ رستہ کھول دیتا ہے۔ پس آپ لوگ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے رستہ کھولے۔ اور ہماری جو سکیم ہے

یورپ میں ہماری کئی مساجد ہوں

امریکہ کی ہر ریاست میں کئی مساجد ہوں۔ اس کو خدا تعالیٰ جلد سے جلد پورا کرے اسی طرح سپین کے لئے بھی دعا کریں کہ وہ اسلام کی ابتدائی فتوحات میں شامل تھا۔ مگر اب وہاں جبری طور پر عیسائیت کو پھیلا دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں اسلام کی نصرت کے سامان پیدا کرے۔ تا بنو امیہ کے زمانہ میں جو اسلام وہاں داخل ہوا تھا۔ اور پھر وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ اسے احمدیت کے ذریعہ پھر وہاں دوبارہ قائم کر دے (اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی) دعا کے بعد فرمایا:۔

آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ بیماری کی وجہ سے میرے پاؤں کانپتے ہیں۔ اس لئے تقریر کے وقت کوئی چھوٹی سی میز ہونی چاہیئے جس پر میں سہارا لے سکوں۔ خالی سوٹی پر سہارا لینے سے بعض اوقات کام نہیں بنتا۔ میز کے ساتھ میں زیادہ دیر کھڑا ہو سکتا ہوں۔ اور بول بھی زیادہ سکتا ہوں۔ اس سال

مجھے کمزوری زیادہ ہے

گو عقلاً ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہم ہے۔ اس لئے کہ میں پہلے سمجھتا تھا کہ شاید یہ کمزوری بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ تو چند ماہ سے فرق پڑا ہے۔ اور چند مہینوں میں عمر میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے ڈاکٹروں کی رائے مجھے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اصل میں کمزوری نہیں ہے۔ صرف وہم ہے۔ ملنے والے بھی کہتے ہیں کہ آپ کی صحت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر مجھے کمزوری نظر آتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ

ڈاکٹروں کی رائے

صحیح ہے کہ مجھے بیماری نہیں۔ مگر بہرحال جو خرابیاں ہیں وہ تو ہیں ہی۔ اس لئے ضروری ہے کہ تقریر کے وقت کوئی چھوٹی میز ہو جس پر سہارا لے سکوں۔ کیونکہ خالی سوٹی سے دل پر دہشت رہتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ میں کہیں گر نہ جاؤں۔ باقی دعائیں تو میں نے آپ لوگوں کے لئے بھی کر دی ہیں۔ اور سلسلہ کے لئے بھی کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور آپ لوگ خیر و عافیت سے گھر جائیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دلیرانہ کوشش کریں تاکہ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے۔ اور سلسلہ کی مالی حالت اور تحریک جدید جو غیر ملکوں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ہے۔ اس کی مالی حالتوں میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں کو

پہلے سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق دے

اور پچھلے سال ہمارے ملک میں فصل ربیع کی جو تباہی آئی تھی آئندہ اس سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ پھر نئی فصلوں میں بھی برکت دے تاکہ زمینداروں کے پچھلے نقصان دور ہو جائیں۔ اور آئندہ کے لئے وہ اور قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جماعت میں زمیندار ہی زیادہ ہیں اور ان کی مالی کمزوری کا بجٹ پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے اور اپنی تازہ بشارتوں یعنی الہامات اور کشوف اور خوابوں کے ذریعہ سے انکے ایمانوں کو تقویت دے تاکہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کو بھی مضبوط بنا سکیں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں انکی اولادیں کہتی ہیں کہ ہمارے دادا کو ایسی خواب آئی تھی پھر انکی اولاد کہتی ہے کہ ہمارے پڑدادا کو ایسی خواب آئی تھی۔ غرض تین تین پشت تک اس کا اثر جاتا ہے اگر ہمارے دوست اس طرف توجہ کریں اور پھر اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہیں تو ان کی کم سے کم تین چار پشتیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اور پھر اگلی نسل بھی ایسی ہو جائے تو چھ پشتیں محفوظ ہو گئیں۔ پھر اگر اور اگلی نسل بھی ایسی ہو جائے تو نو پشتیں محفوظ ہو گئیں ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی رحمت ۳۰۰ سال تک تو محفوظ رہی اور تیرہ سو سال میں بڑے بھاری تغیر آ جاتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ قیامت تک ہی ہماری نسل محفوظ ہو جائے۔ کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کا آخری جلال ہے اس آخری جلال کو کم سے کم قیامت تک قائم رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ لوگوں میں روحانیت اور ہدایت کی طرف توجہ کے سامان پیدا ہوتے رہیں اگر یہ سامان مٹ گئے تو اور کوئی ذریعہ ہدایت کا دنیا میں نہیں رہے گا۔ غرض میں نے یہ دعائیں کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت پر بشارتیں نازل کرتا رہے۔ تا اس پر نئے سے نئے فضل نازل ہوتے رہیں اور ان کا ایمان روز بروز تازہ ہوتا چلا جائے۔

مجلس انصار اللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

ذکرِ حبیبؑ، درس الحدیث اور مجلسِ شوریٰ کا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

"سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی زبانی"

ربوہ ۳۱ر اکتوبر۔ آج ساڑھے سات بجے شب مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب بی اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ لائلپور شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم صاحب صدر نے پروگرام کے مطابق اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زبانی"

ذکرِ حبیبؑ کا مقدس موضوع ویسے بھی ہر احمدی کے لئے ایک خاص کشش اور جاذبیت رکھتا ہے۔ لیکن محترم شیخ صاحب موصوف نے اپنے والد ماجد کی زبانی (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر اور اولین صحابہ میں سے تھے۔) ان حالات کو کچھ ایسے مؤثر انداز سے بیان کیا کہ مقرر اور سامعین دونوں پر رقت اور سوز کی ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین اور قدیم ترین صحابہ میں سے تھے۔ آپ ۱۹ برس کی عمر میں غالباً ۱۸۸۴ء میں حضور علیہ السلام کے بابرکت دامن سے وابستہ ہوئے۔ آپ کی وفات ۱۹۴۱ء میں ہوئی۔ گویا آپ نے وہ زمانہ بھی دیکھا جبکہ احمدیت ابھی بیج کی ابتدائی حالت کی طرح تھی۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس بیج کو پھلتا پھولتا ہوتے اور اسے بڑھتے پھلتے پھولتے ہوئے بھی دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپؓ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب میں ابتدائی زمانہ میں قادیان حضورؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو بارہا مرتبہ ایسی حالت میں حضورؑ کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کا اتفاق ہوا جبکہ حضور علیہ السلام، حضورؑ کے خادم حامد علی صاحب مرحوم اور خاکسار کے علاوہ کوئی چوتھا آدمی اس میں شامل نہیں ہوتا تھا۔ یہی وہ زمانہ تھا جس کے متعلق حضورؑ نے فرمایا ہے کہ:-

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

حضرت منشی صاحبؓ نے اس زمانہ میں بھی کئی بار حضورؑ سے بیعت لینے کیلئے عرض کیا لیکن حضورؑ یہی فرماتے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کی اجازت نہیں۔ آخر جب اللہ تعالےٰ کے حکم پر ۱۸۸۹ء میں حضورؑ نے بیعت لینی شروع فرمائی تو انہوں نے اپنے دو دوستوں کے ہمراہ فوراً حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر جب حضورؑ نے دعویٰ مسیحیت فرمایا تو اس کی بھی فوراً تصدیق کی۔ بعد میں مخالفتوں کے جو طوفان اٹھتے رہے ان میں بھی انہوں نے ہمیشہ محبت، اخلاص، قربانی اور فدائیت کا خاص نمونہ دکھایا اور یہ محض حضور علیہ السلام کی قوتِ قدسی کا ہی نتیجہ تھا۔

محترم شیخ صاحب نے حضور علیہ السلام کے اخلاقِ عالیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے والد مرحوم کی یہ ایمان افروز روایات بیان کیں:-

(۱) ایک مرتبہ میں حاضر خدمت ہوا۔ حضورؑ فرش پر تشریف فرما تھے۔ پاس پلنگ پڑا تھا۔ میرے حاضر ہونے پر مجھے پلنگ پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا پھر حضورؑ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور شربت کی دو بوتلیں لائے اور فرمایا یہ بوتلیں تحفتاً ہمیں آئی ہیں اور ہم نے یہ نیت کر رکھی تھی کہ جب تک اپنے کسی دوست کو یہ شربت نہ پلائیں گے خود بھی نہیں پئیں گے۔ یہ کہہ کر حضورؑ نے ایک بوتل میں سے شربت بنا کر مجھے دیا اور دوسری بوتل مجھے عطا کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ آپ اپنے دوستوں کے لئے لے جائیں۔

(۲) میں زردہ والا پان کھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ سیر کے دوران حضورؑ کی خدمت میں بھی میں نے غلطی سے ایسا ہی پان پیش کر دیا۔ پان کھاتے ہی حضورؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اور حضورؑ دوستوں کو ٹھہرا کر ایک طرف کچھ فاصلہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضورؑ کو قے آئی۔ میرے ہوش گم ہوگئے۔ رنگ فق تھا اور سخت نادم تھا کہ میں نے یہ کیا غلطی کر دی جب حضورؑ واپس تشریف لے آئے تو پیشتر اس کے کہ میں معذرت کے طور پر کچھ عرض کروں حضورؑ مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ منشی صاحب! آپ کے پان نے آج تو دوا کا کام دیا۔ میری طبیعت میں کچھ گرانی محسوس ہوتی تھی۔ سو قے آنے سے طبیعت ہلکی ہوگئی ہے۔ اللہ! اللہ! بجائے خفگی اور ناراضگی کا اظہار فرمانے کے کس طرح میری دلجوئی فرمائی۔ اور مجھے معذرت اور افسوس کا اظہار کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔

(۳) ایک مرتبہ میں حضورؑ کی ڈاک حضورؑ کو سنا رہا تھا۔ کہ ایک خط پر یہ لکھا ہوا پایا کہ اسے سوائے حضورؑ کے اور کوئی نہ پڑھے۔ میں نے وہ خط من و عن پیش خدمت کر دیا۔ حضورؑ نے فقرہ ملاحظہ کرنے کے بعد خط مجھے واپس دیدیا اور فرمایا منشی صاحب! آپ ہی خط پڑھ کر سنائیں۔ بھلا ہم اور آپ کہیں دو ہیں؟

(۴) جب حضورؑ دہلی تشریف لے گئے اور وہاں پر سخت مخالفت شروع ہوگئی تو حضورؑ نے کپورتھلہ میں مجھے اور دو اور دوستوں کو خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ لوگ ہمیں گالیاں نکالتے ہیں اینٹیں اور پتھر مارتے اور شدید مخالفت کرتے ہیں۔ اس مخالفت میں بھی ایک خاص لطف اور سرور رہتا ہے۔ میں اپنے خاص خاص دوستوں کو بھی اپنے ساتھ اس لطف میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ فوراً یہاں آجائیں۔ میں نے اور دیگر دو دوستوں نے (حضرت منشی اروڑا خان صاحبؓ اور حضرت منشی محمد خان صاحبؓ) اطاعت کا یہ نمونہ دکھایا۔ کہ خط ملنے پر ہم اپنے گھروں میں بھی نہ گئے۔ اور نہ یہ دیکھا کہ دہلی تک کا پورا کرایہ بھی ہے یا نہیں اور اپنے دفتروں سے سیدھے دہلی روانہ ہوگئے اور حضورؑ کی خدمت میں جا حاضر ہوئے۔

ان روایات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے حضور علیہ السلام کے اخلاق عالیہ کا اور اس امر کا کہ صحابہ کے ساتھ حضورؑ کے تعلقات کیسے تھے۔ اور پھر کس طرح وہ حضورؑ کے ہر اشارہ کی پوری پوری اطاعت کرتے تھے۔

آخر میں مکرم شیخ صاحب نے فرمایا۔ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ سے ظاہر ہے کہ وہ ہر وقت اس کوشش اور ٹوہ میں لگے رہتے تھے کہ کہیں خدمت کا کوئی موقع ملے۔ اور پھر وہ بغیر اس خیال کے کہ ہماری خدمت کی کوئی قدر دانی ہو والہانہ رنگ میں فدائیت اور اخلاص اور قربانی کے نمونے دکھاتے چلے جاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم شیخ محمد احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے درس حدیث دیا۔ آپ نے لین دین کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضورؐ نے احتکار کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس کے مرتکب کو لعنتی فرمایا ہے

محترم شاہ صاحب نے نہایت عمدگی اور دل نشین پیرایہ میں اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو واضح فرمایا۔ آپ کا یہ درس الحدیث انشاء اللہ عنقریب مفصل طور پر شائع کر دیا جائیگا۔

سالانہ رپورٹ

محترم شاہ صاحب کے درس الحدیث کے بعد قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے انکے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پیش ہوئیں۔

یہ رپورٹیں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے قائمقام قائد عمومی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال اور مکرم مولوی حمزاالدین صاحب مولوی فاضل قائد تربیت نے پڑھ کر سنائیں۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

رپورٹوں کے پیش کئے جانے کے بعد انصار اللہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور شروع ہوا۔ سب سے پہلے چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے شعبہ مال کی یہ تجویز پیش کی کہ:-

"دفاتر انصار اللہ کی تعمیر کا کام ابھی تکمیل طلب ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے سات ہزار روپیہ تعمیر کا قرضہ ادا کرنا ہے۔ اگر سترہ ہزار روپیہ کی رقم عطیہ جات کے ذریعہ وصول ہو جائے تو سب قرضے ادا کرنے کے بعد عمارت بھی مکمل ہو سکتی ہے۔ عطیہ جات کے حصول کی ذمہ داری ضلع وار مجالس کے سپرد کی جائے جو اپنے ذمہ کی رقوم ایک سال کے اندر اندر وصول کر کے پوری کر دیں۔"

اس تجویز پر مختلف نمائندگان نے اظہار رائے کیا۔ بالآخر چوہدری عبدالحق صاحب ورک کراچی کی اس ترمیم کے ساتھ یہ تجویز منظور ہو گئی کہ ایک سب کمیٹی مجالس کی حیثیت کے مطابق عطیہ جات کی رقوم مقرر کرے۔ اور کل کے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔

بعد ازاں قائد صاحب مال نے آئندہ سال کے لئے بجٹ پیش کیا جو ۲۸۵۰۰/- روپیہ آمد و خرچ پر مشتمل تھا۔ یہ بجٹ متفقہ طور پر منظور ہو گیا۔ اس کے بعد ایجنڈے پر درج شدہ تجاویز از قیادت عمومی پیش ہوئیں۔ جس کے تحت مجلس انصار اللہ کے دستور اساسی میں بعض ترامیم پیش کی گئی تھیں اور بعض دفعات کا اضافہ تجویز کیا گیا تھا۔ یہ تجاویز بھی متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ قیادت رشد و اصلاح کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ:-

"مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایک کتاب کا ہر سال ترجمہ کسی زبان میں کروائے۔"

اس تجویز پر متعدد نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں اسے بھی متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس تجویز کی منظوری کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تحریک جدید کی غرض و غائت اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵/۱۵ کا اعلان بموقعہ اجتماع انصار اللہ بتاریخ ۱۱/۵۸ فرما دیا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ یہ الٰہی تحریک ہے۔ اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور لیتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتا اور اس کی رضاء و قرب کو حاصل کرنا ہے حضور فرماتے ہیں:

الٰہی تحریک "بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:-

تحریک جدید کی تعریف "تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔

تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔

تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

تحریک جدید کے اجراء کی اغراض حضور فرماتے ہیں:-

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے۔ اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۳ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا بیکار ہے۔" (خطبہ جمعہ ۶ر نومبر ۱۹۵۳ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ احباب جماعت سے وعدہ جات اور ان کی وصولیوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری۔ اور پریذیڈنٹ۔ اور بارسوخ احمدی کا فرض ہے کہ (۱) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے (۲) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے (۳) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔"

صدقہ جاریہ فرماتے ہیں:- "اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔"

دفتر دوم کے متعلق ہدایات

دفتر دوم میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصولی اور بھی کم ہے۔ اگر جماعت کے افراد فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد عورت۔ جوان بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دو گنے تگنے ہو جائیں۔"

کامیابی یقینی ہے تحریک کی کامیابی اور اس کے پروان چڑھ جانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:-

"یاد رکھو یہ تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ برکت دے گا۔"

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مبارک وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

نوٹ: فارم برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۳۱ اکتوبر کے صفحہ چار پر "سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت اور تاریخ وصال" کے عنوان سے جو مضمون روزنامہ آفاق کے حوالہ سے شائع ہوا ہے۔ اس کے دوسرے عنوان میں سہو کتابت سے تاریخ وفات ۲۶ مئی ۶۶۳ء شائع ہو گئی ہے۔ حالانکہ دراصل اس کی جگہ ۲۶ مئی ۶۳۲ء ہونا چاہیئے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

وصیت فارم کی تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

وصیت فارم پر کرتے وقت بعض اوقات امور ذیل کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ جس کی وجہ سے قانون رائج الوقت اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قواعد کے لحاظ سے ایسی وصیت نامکمل ہوتی ہے! ور قابل منظوری نہیں ہوتی اور خط و کتابت کے ذریعہ تکمیل کرانے اور منظوری حاصل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے! اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات بیجا فی طور پر شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ وصیت لکھتے یا لکھواتے وقت احباب ان کو پیش نظر رکھیں۔

۱۔ پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام بیرونی ممالک کی وصایا (سوائے بھارتی علاقوں کے) بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائیں بعض احباب وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیتے ہیں جو غلط ہے۔

۲۔ وصیت کی عبارت میں کٹے ہوئے یا مشکوک الفاظ پر وصیت لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۳۔ موصی کی وصیت پر اپنا مکمل پتہ درج کرنا چاہیئے جس پتہ پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے یعنی سکونت، ڈاکخانہ، تحصیل و ضلع اور قصباتی و شہری صورتوں میں نمبر مکان نام یا نمبر گلی محلہ وغیرہ۔

۴۔ وصیت پر دو معروف احمدی مردوں کے صاف دستخط (معہ ولدیت و صاف اور مکمل پتوں کے) بطور گواہ ہونا ضروری ہیں تاکہ کوئی امر گواہوں سے دریافت طلب ہو تو آسانی سے خط و کتابت کی جا سکے۔

۵۔ مستورات بطور گواہ وصیت پر دستخط نہ کریں۔ خواہ وصیت عورت کی ہو یا مرد کی تاکہ کسی پیچیدہ صورت میں ان کو شہادت کے لئے آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔

۶۔ مستورات کی وصایا میں یہ صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔

۷۔ اگر موصیہ شادی شدہ ہے تو چونکہ اسکی وصیت کی بنیادی چیز اس کا مہر ہے۔ اس لئے علاوہ دوسری جائداد اور ماہوار یا سالانہ آمدنی کے (اگر کوئی ہو) مہر کی رقم کا وصیت میں ذکر کرنا ضروری ہے خواہ مہر وصول ہو چکا ہو۔ یا نا قابل وصول ہو۔

۸۔ اس امر کی بھی وصیت میں صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ اپنا مہر وصول کر چکی ہے۔ یا ہنوز خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۹۔ دونوں صورتوں میں وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونا ضروری ہیں۔

۱۰۔ بیوہ اور غیر شادی شدہ مستورات کی وصایا پر حتی الامکان ان کے قریب ترین احمدی مرد۔ رشتہ دار بطور گواہ دستخط کریں! اور موصیہ کے ساتھ اپنا رشتہ ظاہر کریں۔

۱۱۔ تصدیقی فارم کی تکمیل کے لئے امور ذیل کو مدنظر رکھا جائے۔

(ا) ہر دو مصدق معروف احمدی ہوں۔ اگر جماعت کے عہدہ دار ہوں تو بہتر ہے اور وہ تصدیق کرتے ہوئے اپنا جماعتی عہدہ اپنے نام کے ساتھ لکھیں۔

(ب) اگر کسی جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو تو مستورات کے تصدیقی فارموں پر لجنہ اماء اللہ کی کسی عہدہ دار کی تصدیق بھی ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

انسپکٹران بیت المال کے حلقہ جات

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کو ان کے ناموں کے سامنے لکھے ہوئے حلقہ جات میں متعین کیا گیا ہے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ چوہدری سلطان احمد صاحب :۔ ضلع راولپنڈی، پشاور ڈویژن اور ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن۔

۲۔ سید نذیر احمد صاحب :۔ بہاولپور ڈویژن۔

۳۔ قاضی خورشید الرب صاحب :۔ ڈویژن ہائے کوئٹہ۔ قلات و خیرپور اور اضلاع دادو و سانگھڑ۔

۴۔ حکیم بشیر احمد صاحب :۔ ضلع شاہپور۔

۵۔ سید اصغر حسین صاحب :۔ تحصیل ہائے ڈسکہ و سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ (سوائے تحصیل حافظ آباد و گوجرانوالہ)

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

چوہدری محمد صدیق صاحب نمبردار چک نمبر ۶۰ ارحیم یار خان نیاز مند درد گردہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (چوہدری مظفر احمد گولبازار ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض پندرہ فی صدی ہے۔ اس وقت تک تو اس چندہ کی نصف رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لے کر دسمبر تک آٹھ مہینوں میں پورا وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسی چندہ کی آمد سے ادا ہو جائے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی بھی ہو چکی ہے۔ بلکہ بعض جماعتیں تو اس سال کا سال بھر کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کر دیں۔ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ (ناظر بیت المال)

آپ کا بچہ آپ سے انعام یا تحفہ کی تمنا رکھتا ہے!

یہ ایک فطری خواہش ہے کہ ہر بچہ اپنے کسی اچھے کام پر یا خوشی کے مواقع پر خواہش رکھتا ہے کہ آپ اسے انعام یا کوئی تحفہ دیں اور اس طرح اس کی دلداری کریں۔ انعام یا تحفہ کے انتخاب میں بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی مفید دیرپا اور دلچسپ چیز تلاش کریں۔ یہ انتخاب آپ کے بچے کی دلچسپی اور خوشنودی کا موجب ہوگا۔ اور دیر تک آپ کے متعلق احسان مندی اور شکریہ کے جذبات بھی اس کے دل میں قائم رکھے گا۔

مرکز اسبارہ میں آپ کی رہنمائی کے لئے بخوشی آمادہ ہے۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی شائع ہونے والا دلچسپ۔ مفید اور معلوماتی رسالہ "تشحیذ الاذہان" اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ آپ کے عزیز کے لئے دلچسپیوں اور معلومات کا سامان لے کر ہر ماہ گھر بیٹھے یہ آپ تک پہنچتا رہے گا۔ سال بھر میں کئی بار آپ کا یہ انعام اور تحفہ آپ کے عزیز کو پیش کیا جائے گا۔ آج ہی اس کی خریداری قبول فرمایئے۔ آپ کا عزیز یقیناً اسے پسند کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انیس۱۹ سالہ تاریخی کتاب چھپ رہی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انیس سالہ تاریخی کتاب چھپ رہی ہے۔ وہ جو بقایا دار ہیں۔ اگر وہ جلد از جلد زیادہ سے زیادہ اس ماہ کے آخر تک مرکز میں اپنا بقایا بمد "بقایا انیس سالہ" ارسال فرمائیں۔ تو ان کا نام لانے کی کوشش کی جائے گی۔ ورنہ ایسے بقایا داران کے نام فہرست میں شائع نہ ہوں گے۔ اور افسوس کے ساتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔ پس بقایا دار فوری توجہ فرما کر اپنا بقایا انیس سالہ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰/۱۰/۵۸ کو میرے بیٹے محمد صابر کا نکاح ہمراہ غفورہ بی بی بنت محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر گکھیانہ شہر بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ۔ اور ۳۱/۱۰/۵۸ کو میری بیٹی رشیدہ بی بی کا نکاح دو صد روپیہ مہر پر ہمراہ مبارک احمد ولد حیدر علی صاحب مرحوم گکھیانہ شہر۔ اور میری دوسری لڑکی مختار بی بی کا نکاح مبلغ دو صد روپیہ مہر پر ہمراہ مختار احمد ولد حیدر علی صاحب مرحوم ہوا۔ یہ تینوں نکاح امیر جماعت و دیگر کثیر احباب کی موجودگی میں مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھائے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان سب نکاحوں کے بابرکت اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ہونے کی دعا فرما دیں۔ (میاں علی محمد احمدی بازار گکھیانوالہ گکھیانہ شہر)

برطانیہ کے پاس پانچ سے بھی کم ہائیڈروجن بم ہیں

دائیں بازو کے روزنامے "ڈیلی ایکسپریس" کا انکشاف

لندن ۴ر نومبر۔ برطانیہ کے دائیں بازو کے اخبار "ڈیلی ایکسپریس" نے خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ کے پاس پانچ سے کم ہائیڈروجن بم اور صرف تیس دوسرے ایٹمی ہتھیار ہیں۔ اس کا علم سوویٹ روس کو بھی ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ آئندہ دو تین سال تک مختلف ایٹمی مرکز مسلسل کام کرتے رہیں۔ تو سالانہ پیداوار ہر قسم کے تیس بموں سے زیادہ نہیں ہو سکے گی۔ چھوٹے ایٹمی ہتھیاروں کی بجائے ہائیڈروجن بم بنانے کو اولین ترجیح دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے "جب تک برطانیہ کے پاس کافی تعداد میں ہائیڈروجن بم نہ ہوں گے۔ وہ اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے پاس اتنی طاقت موجود ہے کہ حریف طاقتیں ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتیں۔ برطانیہ کی حفاظت درحقیقت امریکہ کی ذمہ داری بن جائے گی۔ اور بین الاقوامی امور میں برطانیہ کے اثر و رسوخ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

ڈیلی ایکسپریس نے آگے چل کر لکھا ہے

"ہمارے لئے یہ ناقابل قیاس ہے کہ ہم اسی طرح دوسروں کے دست نگر رہیں۔ حکومت کو ان اعلیٰ فوجی افسروں کی بات ہرگز نہیں ماننی چاہیئے۔ جو چھوٹے ایٹمی ہتھیار تیار کرنے پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ برطانیہ کی سلامتی کے لئے بڑا بم ضروری ہے۔ اور اس کی منصوبہ بندی میں اس کی پیداوار کو اولین اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔

اراضی کے پٹوں کی میعاد میں توسیع

لاہور ۴ر نومبر مغربی پاکستان کے ریونیو بورڈ نے زیادہ اناج اگاؤ کی مہم کے سلسلہ میں ایسی اراضی کے پٹوں کی میعاد دو سال تک بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں کسی زیر عمل یا نئی سکیم کے تحت موجودہ پٹوں کی میعاد کے خاتمے پر زیر کاشت لانا مقصود نہیں۔ اس فیصلہ سے تمام کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں حکام بندوبست پولیٹیکل ایجنٹوں، تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین اور بیراج (حیدرآباد) کے ریونیو افسروں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔

متعلقہ افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر پٹے کی تجدید کے بارے میں غور کے بعد مناسب فیصلہ کریں۔ اگر زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہو یا پٹہ دار نے نصف سے زیادہ رقبہ پر کاشت نہ کی ہو تو موجودہ پٹوں کو ختم کر دینا چاہیئے اور ان کی توسیع نہیں کرنی چاہیئے

ملتان میں دو ہزار جعلی راشن کارڈ واپس لے گئے

ملتان ۴ر نومبر۔ مارشل لاء حکام نے جعلی راشن کارڈ واپس لینے کی جو مہم شروع کی تھی۔ اس کے تحت اب تک ۲۲۳۰ جعلی راشن کارڈ محکمہ خوراک کے حوالے کئے گئے ہیں۔ اس طرح محکمہ خوراک کو ماہانہ ۹۷۰ من سے زیادہ چینی کی بچت ہوگی

کیوبا کے مسافر بردار طیارے کے حادثے میں سترہ افراد ہلاک

پائلٹ کو پستول دکھا کر باغیوں کے علاقہ میں اترنے پر مجبور کیا گیا تھا

ہوانا ۴ر نومبر۔ کیوبا کا ایک ڈاکوٹا طیارہ کل رات سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا جس سے طیارے کے بیس مسافروں میں سے سترہ ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ پرواز کے دوران میں ایک مسافر نے جو کیوبا کے باغیوں کا حامی تھا پائلٹ کو پستول دکھا کر طیارے کو باغیوں کے مقبوضہ علاقہ میں اتارنے کا حکم دیا تھا۔

طیارہ ہفتہ کی شام کو میامی (امریکہ) سے روانہ ہوا تھا۔ اسے ایک گھنٹے بعد کیوبا کے شہر وارادیرو پہنچنا تھا۔ لیکن ایک زندہ بچ نکلنے والے مسافر نے بتایا کہ طیارے کے راستے میں ایک مسافر نے جو کیوبا کے باغیوں کا ایجنٹ تھا پستول دکھا کر پائلٹ کو حکم دیا کہ وہ طیارے کو باغیوں کے مقبوضہ پریسٹن کے ہوائی اڈے پر اتارے۔ پائلٹ نے اس حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پریسٹن کا ہوائی اڈہ اتنا چھوٹا تھا کہ اس پر چار انجنوں والے بھاری بھرکم طیارے کا اترنا ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ پائلٹ نے ایک اور مقام نیپوسکا نامہ کے ساحل پر لینڈ کرنے کی کوشش کی۔ اور اسی کوشش میں طیارہ سمندر کے اتھلے پانی میں جا گرا۔ طیارے میں بیس افراد سوار تھے جن میں سے سترہ ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان میں سے چھ امریکی تھے۔ ان کی لاشیں دستیاب نہیں ہو سکیں۔ زندہ بچنے والے تین مسافروں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

دریں اثنا کیوبا کے باغیوں کے ایک ترجمان نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ جس شخص نے پائلٹ کو پستول دکھایا تھا وہ باغیوں کا ایجنٹ تھا۔ ترجمان نے کہا کہ باغیوں کا اس حادثہ سے کوئی سروکار نہیں۔ اور جس شخص نے یہ حرکت کی ہے وہ اس کا خود ذمہ دار تھا۔

امریکی بحریہ کے لئے ایٹمی آبدوز

پورٹس متھ ۴ر نومبر۔ امریکی بحریہ کے لئے ایک اور ایٹمی آبدوز کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ اس آبدوز کی بنا ہفتہ کے روز ڈالی گئی۔ اور یہ دنیا کی سب سے پہلی ایٹمی آبدوز "ناٹیلس" کی نسبت دگنی بڑی ہوگی۔

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹوں کا امتحان

لاہور ۴ر نومبر۔ رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس کا پہلا اور فائنل امتحان ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ جو ۳ جنوری ۱۹۵۹ء تک جاری رہیگا امتحان میں داخلے کی درخواستیں وزارت تجارت میں ماہ رواں کی پچیس تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیں جبکہ انسٹیٹیوٹ آف اکاؤنٹنسی لاہور کے طلباء کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ انسٹیٹیوٹ کے دفتر سے داخلے کے فارم حاصل کر لیں۔

ایک لاکھ مہاجر کنبوں کی آبادکاری کے لئے مکانات

کراچی ۴ر نومبر۔ بارہ ہندی زکراچی اور کے شمالی علاقوں کے ڈپٹی مارشل لاء حکام نے ایک لاکھ بے خانماں کنبوں کی آبادکاری کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ان کنبوں کو مختلف کالونیوں میں آباد کئے جائیں گے۔ اور توقع ہے کہ ان کی آبادکاری کا کام ۱۹۵۹ء تک مکمل ہو جائیگا۔

مارشل لاء حکام نے جو منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے تحت ایک سو بیس مربع گز کے سو مربع گز قطعات اراضی لاکھ ٹیکسٹائل ملز کے قریب بنیاد پر مہاجرین کو دیئے جائیں گے۔ پچاس ہزار قطعات ملیر کالونی میں اور پچیس ہزار قطعات کورنگی کالونی کے قریب تقسیم کئے جائیں گے۔ مہاجرین کو ان علاقوں میں منتقل کرنے سے پہلے یہاں پانی کی سپلائی اور صفائی کا انتظام کیا جائے گا

پوپ کے جشن تاجپوشی کے لئے امریکی وفد

واشنگٹن ۴ر نومبر۔ پوپ روم کی تاجپوشی کی تقریب میں صدر آئزن ہاور کی نمائندگی کے لئے امریکی وفد کل بذریعہ طیارہ روم روانہ ہو گیا۔ وفد میں وزیر محنت مسٹر مچل، نائب وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ مرفی اور سابق سفیر برائے اٹلی مسز کلیر بوتھ لوس شامل ہیں۔

اٹلی میں میزائلوں کے اڈے روس کا احتجاج

ماسکو ۴ر نومبر۔ سوویٹ روس نے اٹلی کی حکومت کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں درمیانی مار کے "جوپیٹر" اور "تھنڈر" میزائلوں کے اڈے اٹلی کے علاقے میں قائم کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

بروزے کا کوٹا سسٹم بحال

لاہور ۴ر نومبر۔ ویسٹ پاکستان روزن کنز یونرز ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق بروزے کا کوٹا سسٹم بحال کر دیا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے حکومت کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے بروزہ کے نرخوں پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل بروزے کا کوٹا سسٹم ختم کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد سے کھلی تجارت کا طریق جاری کر دیا گیا تھا۔

مغربی پاکستان کی باقی ماندہ میونسپل کمیٹیاں بھی توڑ دی گئیں

صوبائی گورنر کی مشاورتی کونسل کا فیصلہ

لاہور ۵ نومبر کل یہاں گورنر مغربی پاکستان کی مشاورتی کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبے میں جو بھی میونسپل کمیٹیاں موجود ہیں۔ انہیں ایک خاص آرڈیننس کے ذریعے توڑ دیا جائے تاکہ ان میں جو سیاسی عناصر موجود ہیں۔ وہ ختم ہو جائیں اور ساتھ ہی ان اداروں کی بدنظمی کا بھی خاتمہ ہو جائے۔

ان میونسپل کمیٹیوں کو توڑنے کا فیصلہ اس بنا پر کیا گیا کہ نئی حکومت تمام بلدیاتی اداروں کو ایسے لوگوں کے وجود سے بالکل پاک کر دینا چاہتی ہے۔ جن کا سیاسی جماعتوں سے تعلق رہا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے رہے ہیں۔ نیز ان بلدیاتی اداروں کے معاملات کی نگرانی کے لئے ڈویژنل کمشنروں کی سفارش پر اپنے افسر مقرر کرنا چاہتی ہے۔

یاد رہے کہ صوبے میں تمام ڈسٹرکٹ بورڈ اور لوکل بورڈ پہلے ہی توڑے جا چکے ہیں۔ اور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ان کا سرکاری ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں ۸۴ میونسپل کمیٹیوں کو پہلے ہی توڑا جا چکا ہے۔ اور ڈویژنل کمشنروں کی سفارشات پر ان کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر ہو چکے ہیں۔ نئے آرڈیننس کے تحت جو میونسپل کمیٹیاں توڑی جائیں گی وہ درج ذیل ہیں۔

پشاور ڈویژن میں مانسہرہ۔ ہری پور۔ کیمبل پور۔ فتح جنگ۔ تلہ گنگ اور پنڈی گھیب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن میں بنوں۔ کوہاٹ اور میانوالی۔ راولپنڈی ڈویژن میں راولپنڈی۔ جلال پور جٹاں۔ کنجاہ۔ لالہ موسیٰ ڈنگہ۔ تلہ گنگ۔ سرگودھا۔ بھیرہ۔ خوشاب شاہ پور صدر۔ شاہ پور شہر۔ بھلوال۔ سلانوالی۔ میانی۔ ساہیوال اور چکوال۔ لاہور ڈویژن میں پتوکی۔ چونیاں۔ رائے ونڈ۔ چوہڑکانہ۔ سانگلہ ہل۔ ننکانہ صاحب۔ شرقپور نارنگ۔ کاموکی۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ وزیر آباد۔ اکال گڑھ۔ حافظ آباد۔ رام نگر۔ پنڈی بھٹیاں نارووال۔ پسرور۔ بدوملہی اور راجہ جنگ

ملتان ڈویژن میں ملتان۔ شجاع آباد۔ کہروڑ پکا۔ کبیروالا۔ تلمبہ۔ بورے والا۔ حویلی لکھا۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ چیچہ وطنی۔ رینالہ خورد۔ پاکپتن۔ دیپالپور۔ ساہیوال۔ جھنگ۔ چک جھمرہ۔ سمندری۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ پنڈی بھٹیاں۔ خانیوال۔ مظفر گڑھ۔ علی پور۔ لیہ۔ کہروڑ۔ جام پور۔ راجن پور اور فورٹ منرو۔ بہاولپور ڈویژن میں بہاولنگر۔ سکھر۔ حیدر آباد ڈویژن میں عمر کوٹ اور کوئٹہ ڈویژن میں کوئٹہ۔

کوآپریٹو سوسائٹیاں

کونسل نے کل کے اجلاس میں ایک اور فیصلہ یہ کیا کہ وسطی اور شمالی علاقوں میں امداد باہمی کی انجمنوں سے غلط عناصر کو الگ کرنے اور ان پر کنٹرول اور صحت مند کنٹرول قائم رکھنے کی خاطر اقدامات کئے جائیں کہ سابق پنجاب اور سابق سرحد کے علاقوں میں واقع امداد باہمی کی انجمنوں کی صورت حال بہتر بنانے کے اختیارات متعلقہ افسروں کے سپرد کر دئیے جائیں۔ کونسل کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی کہ سابق پنجاب اور سرحد کے علاقوں میں واقع کوآپریٹو سوسائٹیوں میں بدنظمی مطلب برآری اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی مسلسل ہوتی رہی ہے۔ اور متعدد ایسی خرابیاں ہیں۔ جن کا ازالہ عام حالات میں بہت مشکل ہوگا۔

اس اجلاس کی صدارت مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے کی۔ اور اس میں مغربی پاکستان کے نئے مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسین۔ بریگیڈیر ایف آر خان۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری خوراک مسٹر قریشی اور سیکرٹری محکمہ خزانہ مسٹر مظفر احمد شریک ہوئے ٭

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے اس میں پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مسٹر ڈگلس نے سمن جاری کیا اور آپ گورداسپور تشریف لے گئے۔ مگر یہ درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور نہیں بلکہ بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور وہاں اس مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی۔ احباب اس غلطی کی تصحیح فرمالیں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زودنویسی

درخواست دعا

بندہ آجکل ایک سخت پریشانی میں مبتلا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا وند کریم اس پریشانی کو دور فرمائے اور میرے بچوں کو صحیح معنوں میں خادم دین بنائے آمین۔

(ٹھیکیدار محمد رمضان دارالرحمت ربوہ)

اپنے دل سے پوچھئے؟

زندہ رہنے والی قومیں ہمیشہ اپنی روایات کو یاد اور تازہ رکھتی ہیں۔ اخبار الفضل کا اجراء حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کے زیورات کا مرہون منت ہے۔

آپ مرحومہؓ کی اس قربانی کو تازہ رکھنے کی غرض سے الفضل کے لئے کیا کر رہے ہیں، اپنے دل سے پوچھئے؟

مینجر الفضل ربوہ